السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بعض حالات میں خودکشی جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خودکشی کرنا انسان کے بزدل، بے صبرا اور ناشکرا ہونے کی نشاندہی کرتا ہے جو کہ کسی بھی مسلمان کے لیے زیبا نہیں ہے۔ دراصل خودکشی کے مرتکب ویسی زندگی نہیں چاہتے جیسی انہیں مل چکی ہوتی ہے لیکن وہ اس بات سے صرف نظر کرلیتے ہیں کہ دنیا دارالجزاء نہیں، دارالامتحان ہے۔

خودکشی کی ممانعت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَقتُلوا أَنفُسَكُم إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَحيمًا ٢٩ ... سورة النساء

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔''

دوسری آیات میں فرمایا:

وَلا تُلقوا بِأَيديكُم إِلَى التَّهلُكَةِ... ١٩٥ ... سورة البقرة

''اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔''

اس لیے ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ کسی بڑے سے بڑے نقصان اور بڑی سے بڑی مصیبت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(عجبا لأمر المؤمن إن أمره كله خير، وليس ذاك لأحد إلا للمؤمن؛ إن أصابته سرّاء شكر؛ فكان خيرا له، وإن أصابته ضرّاء صبر؛ فكان خيرا له) (مسلم، الزہد، المؤمن امرہ کلہ خیر، ح: 2999)

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا کوئی کام خیر وبرکت سے خالی نہیں، اور مومن کے علاوہ کسی اور کو یہ سعادت میسر بھی نہیں۔ اگر اسے کوئی مسرت نصیب ہوتی ہے تو اللہ کا شکرگزار ہوتا ہے، یہ اس کے حق میں خیر کا باعث ہوتا ہے۔''

نیز مصیبت پر صبر کرنے والوں کے بارے میں ارشاد رب العالمین ہے:

إِنَّما يُوَفَّى الصّٰبِرونَ أَجرَهُم بِغَيرِ حِسابٍ ١٠ ... سورة الزمر

''صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب ملے گا۔''

(مزید برآں صبر کرنے والے اللہ کی نوازشات اور رحمتوں کے مستحق نیز ہدایت یافتہ ہیں۔ (البقرة2/157

لہذا انسان کو زندگی کی نعمت کی قدر پہنچاتے ہوئے اس جرم سے باز رہنا چاہئے۔

البتہ اگر کسی مسلمان کو خطرہ لاحق ہوجائے کہ اسے کفار قید وبند کی صعوبتوں میں ڈال کر مسلمانوں کے راز افشا کروالیں گے تو دریں صورت بعض اہل علم نے اپنی جان تلف کرنے کی اجازت دی ہے۔ ان کا استدلال سورة البروج میں مذکورہ اصحاب الاخدود کے واقعہ کا پس منظر بھی ہے۔ جس کا ذکر صحیح مسلم میں بھی ہے۔

خودکشی کی ایک قسم وہ ہے جس میں انسانی دماغی بیماری (مثلاً شیزوفرینیا) کی وجہ اپنی جان لے لیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ اس لیے کہ ان کا ذہن ان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اس قسم کے لوگ شریعت کی نظر میں مرفوع القلم کہلاتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی]

گناہانِ کبیرہ، صفحہ:609

محدث فتویٰ